Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹ | اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم پیر

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۵ صفر ۱۳۹۷ھ ۱۴ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش ۱۴ فروری ۱۹۷۷ء | نمبر ۳۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ

تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور دعائے فاتحہ میں لگے رہنا

"خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے اسلام اور دعائے فاتحہ ہے یعنی اوّل اپنی تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور پھر اس دعا میں لگے رہنا جو سورۃ فاتحہ میں مسلمانوں کو سکھلائی گئی ہے۔ تمام اسلام کا مغز یہ دونوں چیزیں ہیں۔ اسلام اور دعائے فاتحہ دُنیا میں خدا تک پہنچنے اور حقیقی نجات کا پانی پینے کے لئے یہی ایک اعلیٰ ذریعہ ہے بلکہ یہی ایک ذریعہ ہے جو قانونِ قدرت نے انسان کی اعلیٰ ترقی اور وصالِ الٰہی کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور وہی خدا کو پاتے ہیں جو اسلام کے مفہوم کی روحانی آگ میں داخل ہوں اور دعائے فاتحہ میں لگے رہیں۔ اسلام کیا چیز ہے؟ وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارا مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔ ایسے چشمہ میں داخل ہو کر ہم ایک نئی زندگی کا پانی پیتے ہیں اور ہماری تمام روحانی قوتیں خدا سے یوں پیوند پکڑتی ہیں جیسا کہ ایک رشتہ دوسرے رشتہ سے پیوند کیا جاتا ہے۔ بجلی کی آگ کی طرح ایک آگ ہمارے اندر سے نکلتی ہے اور ایک آگ اُوپر سے ہم پر اُترتی ہے۔ ان دونوں شعلوں کے ملنے سے ہماری تمام ہوا و ہوس اور غیر اللہ کی محبت بھسم ہو جاتی ہے اور ہم اپنی پہلی زندگی سے مر جاتے ہیں۔ اس حالت کا نام قرآن شریف کی رُو سے اسلام ہے۔ اسلام سے ہمارے نفسانی جذبات کو موت آتی ہے اور پھر دعا سے ہم از سرِ نَو زندہ ہوتے ہیں۔ اسی دوسری زندگی کے لئے الہامِ الٰہی ہونا ضروری ہے۔ اسی مرتبہ پر پہنچنے کا نام لقائے الٰہی ہے یعنی خدا کا دیدار اور خدا کا درشن ہے۔ اس درجہ پر پہنچ کر انسان کو خدا سے وہ اتصال ہوتا ہے کہ گویا وہ اس کو آنکھ سے دیکھتا ہے اور اس کو قوت دی جاتی ہے اور اس کے تمام حواس اور تمام اندرونی قوتیں روشن کی جاتی ہیں اور پاک زندگی کی کشش بڑے زور سے شروع ہو جاتی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۹، صفحہ ۱۳۰)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۴ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور ضعف کی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے آمین۔

---

۲۰ فروری ـــــ یوم مصلح موعود

تمام جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسبِ سابق ۲۰ فروری بروز اتوار جماعتیں اپنے اپنے ہاں خاص اہتمام کے ساتھ پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں جلسے منعقد کریں اور ان کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

تیسرا مرحلہ ختم ہو رہا ہے

جماعت ہائے احمدیہ کے تمام امراء کی خدمت میں یاددہانی کی غرض سے التماس ہے کہ 'صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ' کی ادائیگیوں کا تیسرا مرحلہ ۲۸ فروری کو ختم ہو رہا ہے اس تاریخ تک وعدہ کا کم از کم ۱/۵ حصہ ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔ اپنے اپنے ملک اور حلقہ میں اس کا خیال رکھیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ ؍تبلیغ ۱۳۵۶ ہش

۱۴ ؍فروری ۱۹۷۷ء

اطاعتِ الٰہی اور اس کی عظیم الشّان برکات

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اِس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کا اطاعت گزار بندہ بن کر دُنیا میں زندگی بسر کرے اور اس کے انعامات کا وارث بنے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر ہو کر اپنی پیدائش کی اِس غرض کو پورا نہیں کرتے وہ نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو انعاماتِ الٰہیہ سے محروم کر لیتے ہیں بلکہ غضبِ الٰہی کا مورد بھی بناتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰىؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ (الرعد آیت ۱۹)

ترجمہ:۔ اور جنہوں نے اپنے رب کا کہا مانا ان کے لئے کامیابی ہے اور جنہوں نے اس کا کہا نہیں مانا (ان کی یہ حالت ہوگی کہ) جو کچھ بھی زمین میں ہے اگر (سب) ان کا ہوتا اور اس کے برابر اور بھی تو وہ اس سب مال کو دے کر (اپنے آپ کو عذاب سے) چھڑانے کی کوشش کرتے۔ ان کے لئے بہت ہی بُرا عذاب مقدر ہے اور ان کا ٹھکانہ جہنّم ہے اور وہ رہنے کے لحاظ سے بہت ہی بُری جگہ ہے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری عظیم الشان انعام کا مستحق بناتی ہے وہاں اس کی نافرمانی کا انجام بہت ہی ہولناک ہے۔ انسان بعض احکام کو معمولی سمجھ کر ان پر عمل پیرا ہونے میں سُستی اور غفلت سے کام لیتا ہے لیکن وہ اِس حقیقت سے بے خبر ہوتا ہے کہ وہ نافرمانی کا مرتکب ہو کر فی الحقیقت ہلاکت کو دعوت دے رہا ہے۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کے ایک ایک حکم پر عمل پیرا ہونے کی نہایت ہی پُردرد اور پُرسوز انداز میں نصیحت فرمائی ہے اور خبردار فرمایا ہے کہ جو شخص قرآن مجید کے کسی ایک حکم کی بھی خلاف ورزی کرے گا وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا اور اُس دن اسے اس کا حساب دینا ہوگا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام جملہ احکامِ خداوندی پر بدل وجان عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔ اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبۂ فہم اور مرتبۂ فطرت اور مرتبۂ سلوک اور مرتبۂ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اِس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنّم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دُنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اُس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے کہ پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوبِ حقیقی اور محسنِ حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔" (ازالہ اوہام ص۸۲۹)

پھر حضور علیہ السلام نے یہ بھی تاکید فرمائی ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اِس امر کا جائزہ لیتا رہے کہ وہ خدائی احکام پر عمل پیرا ہے یا نہیں اور اگر وہ احکامِ الٰہی کی پیروی اور بجا آوری میں کہیں کوئی کمی یا سُستی اور کسل محسوس کرے تو فوراً اس کے ازالہ کی طرف متوجہ ہو تا کہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق نہ ٹھہرے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر یک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔"

(ازالہ اوہام ص۸۲۸)

اور پھر آخر میں اللہ تعالیٰ کے جملہ احکام کو سب سے مقدم رکھنے اور ان میں سے بلا استثناء ہر ایک حکم پر بدل وجان عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہوئے بتاکید مزید فرمایا:۔

"چاہیئے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے اور خدا تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو۔ اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اسکو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔ توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ اور اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدم رکھو اور اسلام کے لئے سارے دُکھ اُٹھاؤ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝"

(ازالہ اوہام ص۸۳۵)

حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے جملہ احکام پر کمال تعہد کے ساتھ بدل وجان عمل پیرا ہونے پر اِس درجہ زور اِس لئے دیا ہے کیونکہ خدائی جماعتوں کی کامیابی کا تمام تر دارومدار اطاعتِ الٰہی کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے پر ہوتا ہے۔ اِسی کے نتیجہ میں انہیں اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت اور اس کی معیت حاصل ہوتی ہے اور وہ انتہائی مہیب خطرات میں سے بہ سلامت گزر کر منزلِ مقصود کی طرف کامیابی سے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اِسی لئے آپ نے احکامِ الٰہی کی بجا آوری پر زور دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا:۔

"مَیں پھر پکار کر کہتا ہوں اور میرے دوست سُن رکھیں کہ وہ میری باتوں کو ضائع نہ کریں اور ان کو صرف ایک قصّہ گو یا داستان کی کہانیوں ہی کا رنگ نہ دیں بلکہ مَیں نے یہ ساری باتیں نہایت دِلسوزی اور سچّی ہمدردی سے جو فطرتاً میری روح میں ہے کی ہیں۔ ان کو گوشِ دل سے سُنو اور ان پر عمل کرو۔" (ملفوظات جلد اوّل ص۱۴۲)

درخواستِ دُعا

مکرم فیاض محمد صاحب کرمانی محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ عرصہ سے اعصابی تکلیف کے باعث بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اِن دنوں تکلیف زیادہ ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اُس جماعت میں وہی داخل ہے جو ہماری تعلیم کو دستور العمل بناتا ہے"

(مسیح موعودؑ)

(مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان - بلاک (۲) ڈیرہ غازیخان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت میں یہ شرط بھی رکھی تھی کہ بیعت کنندہ

"عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں نہ پائی جاتی ہو"

یہ صحیح ہے کہ بیعت کا تعلق استاد شاگرد اور امتی ہے کہ اس سے اوپر اور کوئی تعلق ہو ہی نہیں سکتا. ایسا تعلق ہو سکتا کا اپنے امام. خلیفہ یا مامور سے ہی ہو سکتا ہے. ان سے کم نہیں. ماں. باپ سے بھی انسان کا ایک تعلق ہوتا ہے لیکن وہ تعلق اسے دنیا میں لانے کا سبب بنتا ہے. امام وقت کا تعلق اسے ابدی حیات بنا دیتا ہے اور اسے اپنے پیدا کرنے والے سے ملا دیتا ہے. پس اس تعلق کو سمجھنا اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنا بیعت کرنے والے کے لئے ضروری ہے ورنہ وہ ان تمام برکات اور فیوض سے محروم ہو جاتا ہے جن کے حصول کے لئے وہ بیعت کرتا ہے. ایک اور موقعہ پر حضور نے بیعت کی تشریح یوں فرمائی کہ بیعت کرنا اپنے آپ کو بیچ دینا ہے یعنی جان. مال. عزت اور آبرو کو بیچ دیتا ہے اور عملی طور پر وہ اپنے مرشد سے آگے ان سے دستبردار ہو جاتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ اگر جان اور مال کی رعایت سے آگے یہ تعلقات روک بن گئے تو وہ ان سے الگ ہو جائے گا اور پھر عملی طور پر وہ کر کے دکھلا بھی دیتا ہے تو وہ اپنے دعوےٰ بیعت میں صادق ہے اور یہ صحیح ہے کہ مومن کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے. اگر اس کے قول اور فعل میں یکسانیت ہے تو اس کا صدق ثابت ہے. ورنہ وہ کامل اخلاص سے تہی ہے. پس روحانی رفعت کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے متبوع کے رنگ میں رنگین ہو جائے اور اس کے حکموں سے وہ سر انحراف نہ کرے...

... غرض بیعت کے مفہوم کو خوب خود سمجھنا چاہئے اور اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ ہماری بیعت کا کیا مقام ہے اور ہماری منزل کیا ہے اور ہم بیعت کے بعد اخلاص اور وفاداری سے اطاعت نہیں کرتا اور اس احسان کی قدر نہیں کرتا جو خدا تعالیٰ نے اس پر کیا ہے یعنی سعادت بیعت بخشی ہے تو خدا تعالیٰ بھی اسے اپنے خاص بندوں کے گروہ سے نکال دیتا ہے. کیونکہ وہ غنی ہے اسے کسی کی پرواہ نہیں. حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اپنے خطبات میں سنایا کرتے تھے کہ شاہ عبدالرحیم ایک بزرگ گذرے ہیں ان کو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اس وقت جتنے آدمی ہو وہ جنتی ہیں. پھر الہام ہوا کہ آج عصر کی نماز میں جس قدر لوگ ہوں گے وہ سب جنتی ہیں. مصاف پڑھیں تو سب جنتی ہو گئے. ایک آدمی سے وہ ناخوش تھے. جب انہوں نے نماز پڑھانا شروع کی تو وہ آدمی موجود تھا اور جب ختم کی تو دیکھا کہ وہ پیچھے نہ تھا ادھر گئے تو پورے تھے. پوچھا کہ ان میں سے کون شخص ہے. معلوم ہوا کہ ایک جنتی شامل ہوا ہے اس سے پوچھا کہ تم کس طرح شامل ہو گئے. اس نے کہا کہ میں حاضر تھا اور میرا وضو تھا. جماعت کھڑی دیکھی تو جی نے کہا کہ میں بھی شامل ہو جاؤں. پھر وہ دوسرا آدمی آگیا اس سے پوچھا. کہ تم کہاں چلے گئے تھے. اس نے کہا میرا وضو ٹوٹ گیا تھا اور میں وضو کرنے گیا. وہاں دیر ہو گئی اور اتنے میں نماز ختم ہو گئی...

... تو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اسے اس گروہ سے نکال باہر کیا اور دوسرے کو اس پاک گروہ میں شامل کر کے جنتی بنا دیا. جس شخص سے اس کا مرشد ناراض تھا خدا تعالیٰ نے بھی اس سے ناراض تھا. خدا کی قدرت کہ اس کا وضو نماز سے پہلے ٹوٹ جاتا ہے اور وہ باہر چلا جاتا ہے اور اس کی بجائے ایک اور نیک شخص شامل ہو جاتا ہے اور جنتی بن جاتا ہے. یہ سب اللہ تعالیٰ کے تصرفات ہیں. وہ دلوں کو دیکھتا ہے. اور اسی کے مطابق ان سے معاملہ کرتا ہے. اس کے ہاں وفا اور اخلاص سے جو اطاعت کی جائے. اسی کی قدر ہے. زبانی دعوے کچھ نہیں دیکھو اسلام میں نماز باجماعت کا حکم ہے اور نماز وہی ہے جو امام کے پیچھے پڑھی جائے اور اگر ایک نمازی امام کی حرکت اور سکون کے تابع نہیں رہتا تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اس کا دل اسے مجرم کہتا ہے کہ تیری نماز نہیں ہوئی. اسی طرح جو بندہ خلیفہ وقت کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اطاعت کا عہد کرتا ہے لیکن پھر پوری طرح اطاعت نہیں کرتا. یعنی اس کا ہر حرکت و سکون امام کے تابع نہیں رہتا تو اس کی بیعت بھی ٹوٹ جاتی ہے فاسد ہو جاتی ہے. پس سوچنا چاہئے کہ کس قدر عزم و احتیاط کی ضرورت ہے ایک اور موقعہ پر حضور نے فرمایا کہ اس جماعت میں وہی داخل ہے جو ہماری تعلیم کو دستور العمل بناتا ہے. محض نام لکھانے سے ہماری جماعت میں نہیں رہ سکتا. اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آئے گا کہ وہ الگ ہو جائے گا. چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جن لوگوں نے خدا کے خلیفہ کی بے ادبی کی یا اطاعت سے منہ موڑی یا سلسلہ پر اعتراض کئے اور ناروا تنقید کی. ان کے اعمال حبط ہو گئے اور وہ سلسلہ سے کٹ گئے. یہ الٰہی سلسلہ ہے. خدا تعالیٰ کو اپنے نور اور خلیفہ کی اہانت منظور نہیں. جو ایسا کرے خدا تعالیٰ اس کا حساب یہاں چکا دیتا ہے جب ایک مومن عقد اخوت باندھتا ہے تو پھر اس کے لئے چون و چرا کی گنجائش نہیں اس کے لئے لازم ہے کہ وہ سراپا اطاعت اور محبت میں کھویا جائے. اس کا معاملہ. تو

"بے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید"

والا ہونا چاہئے اور یہی بات صحابہ کرام میں تھی. وہ حکم سنتے ہی تعمیل کے لئے دوڑ پڑتے تھے اسی لئے خدا تعالیٰ نے ان کے صدق کی گواہی دی "صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ". پس دوستوں کو صحابہ والا ایمان پیدا کرنا چاہئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کا حال بھی وہی تھا تعمیل ارشاد میں دیر نہ ہوتی تھی. ایک مرتبہ حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کو حضور کا دہلی سے تار ملی کہ آپ فی الفور دہلی پہنچ جائیں یہ حکم سنتا. پگڑی اور عصا سنبھالا بٹالہ کی طرف چل پڑے اور کہا کہ اب دوسرا کام کرنا معصیت ہے. خدا تعالیٰ نے بھی غیر معمولی حالات میں اپنے محبوب کے قدموں میں پہنچا دیا. اسی طرح کا ایک اور واقعہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت ام المومنین کے ملازم نے آکر کہا کہ حضرت اماں جان کی طبیعت علیل ہے. فرماتی ہیں کہ آپ آکر فصد کھولیں. حضرت مولوی صاحبؓ نے کہلا بھیجا کہ اس بیماری میں اس وقت فصد کھولنا سخت مضر ہے اماں جان نے پھر آدمی بھیجا کہ مجھے سخت تکلیف ہے. ضرور فصد کھولیں. حضرت مولوی صاحب نے پھر وہی جواب دیا. تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب جن کی عمر گیارہ بارہ سال ہوگی. تشریف لائے. حضرت مولوی صاحبؓ آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے. مصافحہ کیا. ماتھے پر بوسہ دیا اور فرمایا میاں کیسے آئے. حضرت صاحبزادہ نے عرض کی کہ اماں جان نے بھیجا ہے کہ اماں جان سخت بیمار ہیں آپ آکر فصد کھولیں. حضرت مولوی صاحبؓ فوراً اٹھ کر گئے اور جا کر فصد کھول دی. جب آپ واپس تشریف لائے. تو ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت آپ تو فرماتے تھے کہ اس بیماری میں فصد کھولنا مضر ہے پھر آپ کھول بھی آئے. فرمایا. پہلے تو طبی مشورہ تھا. پھر جب حضرت صاحب کا حکم آگیا. تو وہاں طب کا کیا کام. پھر تو حکم کی تعمیل ہی مناسب تھی. سچ ہے کہ

عشق بیچارہ نہ زاہد ہے نہ ملا نہ حکیم

اب ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ ہماری حالت ان کے مقابلہ میں کیسی ہے. اگر ویسی نہیں تو اپنی اصلاح کریں. صدق و وفا کا خیال رکھیں. حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں پر عمل کرنے والے ہوں. کہیں ایسا نہ ہو کہ جو بات ہمارے ذوق کے مطابق ہو. اس پر عمل کرتے ہوں اور جو نہ ہو اس سے گریز کی راہیں ڈھونڈنے والے ہوں. اگر ایسا ہوا تو ہم جماعت کو بدنام کرنے والے ہوں گے. اور احمدیت کی ترقی میں بھی روک بن جائیں گے. اسی بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات واضح ہیں کہ اس جماعت میں وہی داخل ہے. جو ہماری تعلیم کو دستور العمل بناتا ہے. محض نام لکھانے سے ہماری جماعت میں نہیں رہ سکتا. اس پر کوئی نہ کوئی وقت آئے گا کہ وہ کاٹا جائے گا. اب ظاہر ہے کہ ہم مسیح کی اسی وقت جماعت میں سمجھے جائیں گے جب ہمارا نام آسمان پر اس

(باقی صفحہ ۴ پر)

والدہ مرحومہ کی یادیں

مکرم رفیق اللہ خان صاحب۔ دارالرحمت شرقی ربوہ

ماں کا لفظ زبان پر آتے ہی ایک ایسی شفیق پر خلوص اور نرم و گداز ہستی کا تصور لوح ذہن پر ابھرتا ہے کہ جس کا کوئی بدل نہیں ماں ہی دنیا میں وہ مقدس و بابرکت وجود ہے کہ جس کی بدولت انسان دین و دنیا میں سرخرو ہو سکتا ہے۔ ماں کی آغوش ہی وہ گہوارہ ہے جو ہر بچہ کے لئے موجب عافیت و طمانیت ہے۔

ماں کے احسانات کون ادا کر سکتا ہے۔ بجز دعا اور سپاس گذاری کے۔ والدہ محترمہ ۔۔۔ صاحبہ اہلیہ مکرم عنایت اللہ صاحب افغان ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

۔۔۔ اللہ تعالیٰ ۔۔۔ پیکر تھیں ۔۔۔ اور ایک ۔۔۔ بچوں کی عمر میں ۔۔۔ وفات پا گئے۔ لیکن آپ نے کمال صبر کا نمونہ دکھایا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہر حال میں راضی رہیں۔

۱۹۲۳ء میں ابا جان کی وفات کا صدمہ بھی آپ کو سہنا پڑا۔ اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہ کر ۔۔۔ بچوں کی پرورش ۔۔۔ کی۔ نماز روزہ اور احکام الٰہی کی انتہائی پابند تھیں۔ ۔۔۔ اور استقلام کے ساتھ ۔۔۔ بھی ۔۔۔ کے ساتھ پابندی کراتے ۔۔۔ رہتیں۔ نماز کی ادائیگی میں ۔۔۔ سستی انہیں سخت ناپسند تھی اگر کبھی تلاوت کی آواز گھر سے نہ آتی تو ۔۔۔ ۔۔۔ کبھی ۔۔۔ بعض اوقات ناراض ہوتیں۔

وقت بچوں کی چارپائیوں پر بیٹھ کر دعائیں کرتیں اور ۔۔۔ کو کہتیں کہ وہ جلد اٹھیں اور فریضہ نماز ادا کریں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان سے ہمیشہ عقیدت رہی۔ خلیفہ وقت کا احترام ہر آن ملحوظ رکھا۔ ہر تحریک میں حتی المقدور حصہ لیا۔ قادیان اور ربوہ کے ابتدائی ساکنین میں سے تھیں انتہائی خوشی تھی کہ مرکز سلسلہ سے وابستگی رہی۔ مکرم والد صاحب کی وفات کے بعد ربوہ رہائش رکھی۔ لیکن طبیعت میں اضطراب کے باعث تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد کبھی پشاور اپنی بیٹیوں اور میرے پاس چلی جاتیں۔ تین جوان سال بیٹوں اور داماد کی وفات پر باوجود صبر و ضبط کے صحت برقرار نہ رہی۔ ابا جان کی وفات سے آپ کو سوگ لگ گیا تھا بیماری کا ۔۔۔ لیکن اُف تک نہ کی۔ بعض اوقات گھبرا جاتیں تو اونچی اونچی آواز میں اللہ تعالیٰ کو پکارنے لگتیں۔ اکثر ملاقات کو بلند آواز میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتیں اور مسنونہ دعائیں پڑھتیں۔ بار ہا میرے بہنوئی مکرم سید سجاد احمد صاحب نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے لب دعائیں بھی سن لیتا ہے تو فرماتیں اس طرح مجھے تسلی ہوتی ہے۔ آخری عمر میں ایک جگہ قیام نہ کر سکتی تھیں سال میں کچھ عرصہ بڑی ہمشیرہ کے ہاں ربوہ گذارتیں۔ کچھ عرصہ پشاور دو ہمشیرگان کے پاس اور کچھ عرصہ میرے ۔۔۔ بہنوں والی ہمشیرہ کے ہاں۔ ہر بیٹی کی یہ خواہش ہوتی کہ والدہ اس کے پاس قیام کریں۔ تاکہ ان کی دعاؤں سے حصہ ملے۔

گذشتہ کافی عرصہ سے بیمار تھیں لیکن پچھلے ایک سال سے بیماری شدت اختیار کر گئی۔ تین ماہ قبل میں دوبئی سے ربوہ آیا تو والدہ کی صحت کے پیش نظر میں نے ان سے درخواست کی کہ وہ ربوہ رہیں۔ چنانچہ وہ میرے ہاں قیام پذیر رہیں۔ میری اہلیہ نے ان کی بڑی خدمت کی دیگر ہمشیرگان کو بھی شوق تھا کہ ربوہ آکر ان کی خدمت کا موقع ملتا رہا۔ گو ان کی شدید علالت کے پیش نظر ہم سب کو ان کی وفات کا دھڑکا لگا رہتا تھا۔ لیکن ان کی عام حالت آخر تک اچھی رہی۔ آخر دم تک باتیں کرتی رہیں۔ اور ہمیں یہ گمان نہ ہو سکا کہ وہ اتنی جلد اپنی شفقتوں اور دعاؤں کا بقچہ سنبھال کر چلتی بنیں گی وفات سے چند دن قبل بظاہر بالکل صحتیاب نظر آتی تھیں۔ میری بڑی ہمشیرہ اور اہلیہ پاس تھیں انہیں یہ احساس بھی نہ ہو سکا کہ اتنی جلدی فوت ہو جائیں گی لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت پوری ہو چکی تھی اور بلاوا آچکا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۸ جنوری ۹ بجے وفات ہوئی برادرم سید سجاد احمد صاحب اور میرے خسر مکرم امیر شاہ صاحب باڈی گارڈ حضرت اقدس نے تجہیز و تکفین کا اہتمام کیا مجھے اور دیگر عزیزان کو بذریعہ تار اطلاع دی گئی۔ میں تار ملنے کے بعد ۲۴ گھنٹے کے اندر دوبئی سے ربوہ پہنچ گیا لیکن افسوس کہ اس مجسمہ خلوص و پیکر اخلاص کی آخری جھلک سے محروم رہا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۲۰ جنوری کو عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی اور بموجب وصیت بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں اور اس طرح وہ اخلاص و ایثار کا پیکر شفقت و خلوص کا مجسمہ اپنی مراد کو پہنچا۔

اس صدمہ عظیمہ میں بیشمار دوستوں اور عزیزوں نے جس خلوص محبت اور شفقت کے ساتھ ۔۔۔ سب بہن بھائیوں اور متعلقین کے ساتھ اظہار تعزیت فرمایا۔ اس کا دل پر گہرا اثر ہے اللہ تعالیٰ ان سب خواتین و حضرات کو اجر عظیم دے۔ میری اہلیہ اور بچے صرف والدہ کی خاطر ربوہ مقیم تھے اب یہی سب اہل و عیال واپس دوبئی جا رہے ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے وہ ماں جو قدم قدم پر اپنی خلوص اور دعاؤں کے ساتھ میری دستگیری کیا کرتی تھی جس کے ہوتے ہوئے ایک سکون و اطمینان کا احساس ہر وقت رہتا تھا۔ اب ہم میں نہیں رہی ۔۔۔ ہر طرح ان کی خدمت کا حق ادا کرنے کی سعی کی لیکن انسان بہرحال فانی ہے اور مجبور محض ہم سب اللہ کی رضا پر راضی ہیں۔

اے خدا میری والدہ مرحومہ کے درجات بلند فرما اور ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے فلاح دارین سے نواز کہ یہ چند روزہ فانی زندگی تو دکھوں سے بھرپور ہے اور دائمی زندگی تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہو۔

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ زینب نسرین صاحبہ زوجہ ملک محمد مقبول صاحب جو محترم حکیم محمد جمال ۔۔۔ صاحب ۔۔۔ کی دختر اور مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ کی ہمشیرہ تھیں ۔۔۔ بروز جمعرات سات بجے شب بقضائے الٰہی وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ گذشتہ ایک ماہ سے اپنڈکس کی تکلیف میں مبتلا تھیں۔ بہت علاج کروائے مگر یہ بیماری جان لیوا ثابت ہوئی۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اسلئے دوسرے روز ۱۰ بجے جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور شام ۴ بجے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

ملک خالد محمود یونائیٹڈ ٹوبیکو ۔۔۔ غلہ منڈی شیخوپورہ

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیزم سید محمود ۔۔۔ بوجہ ۔۔۔ بیمار ہے احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سید ۔۔۔ ربوہ

(بقیہ صفحہ ۳)

جماعت میں داخل ہو گا اور یہ بات تو خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کون احمدیت میں داخل ہوتا ہے اور کون نہیں۔ پس احمدی کہلانا آسان ہے لیکن احمدی بننا مشکل ہے۔

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مزوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۹۵۰

میں فاطمہ بی بی زوجہ ملک فضلداد صاحب کھوکھر قوم کھوکھر راجپوت پیشہ خانہ داری۔ عمر ۵۰ سال ساکن کھوکھر غربی ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزن ۱۱ ماشے مالیتی -/۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ فاطمہ بی بی زوجہ ملک فضلداد صاحب کھوکھر۔ ساکن کھوکھر غربی ضلع گجرات۔
گواہ شد۔ خالد احمد شمس مربی سلسلہ کنجاہ ضلع گجرات۔
گواہ شد۔ مبارک احمد انسپکٹر بیت المال آمد ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۲۲۹۵۱

میں قریشی محمد مرید احمد ولد حکیم محمد چراغ صاحب قوم قریشی (فاروقی) پیشہ ملازمت عمر ۶۲ سال۔ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۲/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد مبلغ -/۴۰۰۰ روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت گزارہ از بیٹا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ قریشی محمد مرید احمد ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ بشیر احمد صراف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ۔
گواہ شد۔ سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال آمد حلقہ سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۲۹۵۲

میں محمد دین ولد بہاول خان صاحب قوم ورک پیشہ زمینداراہ عمر ۷۰ سال۔ ساکن فتہ کلاس ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۲/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان پختہ شیخوپورہ شہر مالیتی -/۴۰,۰۰۰ روپے۔
۲۔ ایک مکان پختہ ساکن فتہ کلاس مالیتی -/۴۰,۰۰۰ روپے۔
۳۔ گھوڑی ایک راس قیمت -/۲,۰۰۰ روپے
۴۔ بھینس ایک راس قیمت -/۱,۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت گزارہ الاؤنس بچوں کی طرف سے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد دین ساکن فتہ کلاس ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد۔ حکیم عبدالرحمٰن وصیت ۳۷۲۴ نمبر۔
گواہ شد۔ عبدالحمید زعیم انصاراللہ آنبہ کالیہ۔

مسل ۲۲۹۵۳

میں نصیر احمد قمر ولد بشیر احمد قمر صاحب قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد گھڑی کلائی مالیتی -/۶۰ روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ نصیر احمد قمر متعلم جامعہ احمدیہ۔ کوارٹر ۲۶ دارالصدر شرقی ربوہ
گواہ شد۔ محمد سعید قریشی کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد۔ حافظ مظفر احمد دارالعلوم غربی۔ ربوہ

قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

بہت سی مجالس کی طرف سے "ہفتہ وصولی" کی اچھی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ جن قائدین کرام نے ابھی تک رپورٹ نہیں بھیجی اور ان کی مساعی میں کچھ کمی رہ گئی ہو وہ براہ کرم یہ کمی پوری کر کے جلد رپورٹ بھجوائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔ (مہتمم مالی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ درکار ہے

محترمہ نسیم اختر صاحبہ بنت چوہدری رشید احمد صاحب وصیت نمبر ۱۸۸۸۹ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر موصیہ یہ اعلان خود پڑھیں یا ان کے ایڈریس کے متعلق کسی دوست کو علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع فرما دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

شفتل اور برسیم سے ہونے والے

اپھارہ

سے جانور منٹوں میں ہلاک ہو جاتا ہے۔
اس مہلک اپھارہ اور دیگر امراض سے
جانوروں کی حفاظت کا رسالہ
۱۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

درخواست دعا

میرے بچے کی ٹانگوں کا اپریشن C.M.H راولپنڈی میں ہوا ہے جو کامیاب رہا۔ احباب کرام سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔
(والدہ طاہر احمد۔ پیپلز کالونی۔ لائلپور)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توحید کامل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے کامل اتحاد اور وصال حاصل ہوجائے

ہماری کامیابی اِسی میں ہے کہ سوائے خدا کے ہماری نگاہ کسی اَور وجود پر نہ پڑے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ انبیاء کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو بتایا کہ توحید کامل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے کامل اتحاد اور وصال حاصل ہوجائے جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کو پالے تو اس وقت یہ کہا جاسکتا ہے کہ اُس نے اپنی پیدائش کے مقصد کو حاصل کرلیا۔

یہ وہ توحید ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کی اور بتایا کہ تمہاری کامیابی اسی میں ہے کہ تمہارا اِسی دنیا میں خدا سے وصال ہوجائے اور سوائے خدا کے تمہاری نگاہ اَور کسی وجود پر نہ پڑے ۔ دنیا نے آپؐ کے اِس پیغام کا انکار کیا اور بڑی سختی سے آپ کا مقابلہ کیا۔ آپؐ کو بڑی بڑی اذیتیں پہنچائی گئیں اور بڑی بڑی رکاوٹیں آپؐ کے مقصد میں حائل کی گئیں مگر آپؐ نے خدائے واحد کے نام کی بلندی کے لئے ہر مصیبت کا خوشی سے خیر مقدم کیا اور ہر دُکھ کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور کسی نازک سے نازک موقع پر بھی مداہنت یا نفاق کو برداشت نہیں کیا۔ اُحد کی جنگ میں جب بعض مسلمانوں کی غلطی کی وجہ سے مسلمانوں کی فتح شکست میں بدل گئی اور کفار نے پیچھے سے حملہ کرکے مسلمانوں کو تتر بتر کردیا بلکہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے دباؤ کی وجہ سے ایک گڑھے میں گر گئے اور لوگوں میں مشہور ہوگیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے تو اُس وقت مسلمانوں کی یہ کیفیت تھی کہ زمین و آسمان اُن کے لئے تنگ ہو گئے مگر جلدی ہی انہیں معلوم ہوگیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ چنانچہ صحابہؓ نے آپؐ کو لاشوں کے نیچے سے نکالا ۔ اور جوں جوں مسلمانوں کو علم ہوتا گیا وہ آپؐ کے گرد جمع ہوتے گئے مگر پھر بھی انکی تعداد تھوڑی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو ساتھ لیکر پہاڑ کے ایک دامن میں چلے گئے۔ اُس وقت ابوسفیان نے بڑے تکبّر سے آواز دی کہ مسلمانو! کہاں ہے تمہارا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے اُسے مار دیا ہے۔ صحابہؓ جواب دینا چاہتے تھے مگر آپؐ نے روک دیا۔ ابوسفیان نے پھر آواز دی اور کہا کہاں ہے ابوبکرؓ؟ صحابہؓ پھر جواب دینا چاہتے تھے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی روک دیا۔ پھر اُس نے بڑے جوش سے کہا۔ کہاں ہے عمرؓ؟ حضرت عمرؓ کہنا ہی چاہتے تھے کہ مَیں تمہارا سر توڑنے کے لئے یہاں موجود ہوں۔ مگر آپؐ نے فرمایا۔ مت بولو۔ دراصل ابوسفیان کی غرض یہ تھی کہ وہ پتہ لگائے کہ کون کون زندہ ہے اور کون کون نہیں۔ آجکل بھی جنگ میں ایسی خبریں مشہور کردی جاتی ہیں جن کی اصل غرض صرف اطلاع حاصل کرنا ہوتی ہے مثلاً مشہور کردیا جاتا ہے کہ فلاں جرنیل پکڑا گیا ہے یا فلاں جہاز ڈوب گیا ہے اور جس حکومت کا وہ جرنیل یا جہاز ہوتا ہے خاموش رہتی ہے تردید نہیں کرتی تاکہ دشمن کو معلومات حاصل نہ ہوں۔ یہی غرض ابوسفیان کی بھی تھی۔ مگر جب مسلمانوں کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو اُس نے سمجھ لیا کہ یہ تینوں مسلمان لیڈر مارے گئے ہیں۔ اِس پر اُس نے بڑے زور سے اپنا مشرکانہ نعرہ بلند کیا اور کہا اُعْلُ ھُبَلْ اُعْلُ ھُبَلْ یعنی ہمارا ھُبَل دیوتا بڑی شان والا ہے اس لئے اُس نے مسلمانوں کو شکست دیدی ہے۔ چونکہ صحابہؓ کو بار بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے تھے کہ خاموش رہو اس لئے اس مشرکانہ نعرہ پر بھی وہ خاموش رہے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے جوش سے صحابہؓ سے کہا۔ جواب کیوں نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم کیا کہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہو۔ اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ۔ یعنی تمہارے ھُبَل کی کیا حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی بلند اور سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ اب دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اپنی اور اپنے صحابہؓ کی موت کا اعلان تو برداشت کرلیا مگر جب خدا تعالیٰ کا نام آیا تو اُس وقت آپؐ نے اِس بات کی کوئی پروا نہ کی کہ ہم تھوڑے ہیں۔ اگر دشمن کو پتہ لگ گیا تو وہ حملہ کرکے نقصان پہنچائے گا۔ بلکہ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ جواب دو۔ تمہارا ھُبَل ہمارے خدا کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتا ہے۔"

(تفسیر کبیر
جلد چہارم صفحہ ۵۰۸ تا ۵۱۰)

تبصرہ

"تقدیس افکار" (منظوم کلام جناب فیض چنگوی صاحب کراچی)

مکرم چوہدری فیض عالم خانصاحب چنگوی سابق ایڈیٹر "المصلح" کراچی جماعت احمدیہ کراچی کے ایک مخلص احمدی اور جانے پہچانے شاعر ہیں۔ زیر نظر کتاب انہی کے منظوم کلام کا مجموعہ ہے جو نہایت عمدہ کاغذ پر اچھی کتابت و طباعت اور دیدہ زیب ٹائیٹل پیج کے ساتھ ۲۲۰ صفحات کی ضخامت میں شائع ہوئی ہے۔

شروع میں جناب قیس مینائی صاحب اور مکرم سلیم شاہجہانپوری نے شاعر کا تعارف کرایا ہے پھر فیض صاحب نے اپنی زندگی کے مختصر حالات لکھے ہیں جس کے بعد ۲۰ صفحات میں حمد و ثنا، نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، بعثت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر اہم دینی موضوعات پر نظمیں ہیں اور آخری حصہ غزلیات پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ اس کے تعارف میں بھی بتایا گیا ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ:۔

"فیض صاحب نے بہت کچھ کہا ہے۔ ہر مناسب موقع پر اپنی زبانِ قلم کو جنبش دی ہے
اور جو کچھ کہا ہے بہت خوب کہا ہے اور محبت اور عشق حقیقی کے رنگ میں ڈوب کر کہا ہے"
"ان کے کلام میں وسعتِ فکر کے ساتھ ساتھ دعوتِ عمل بھی ہے"

نظموں کے اہم موضوعات یہ ہیں:۔ احمدی مبلغ کا ترانہ۔ احمدی نوجوانوں سے خطاب۔ درویشانِ قادیان۔ ظہور مصلح موعود۔ ایک احمدی بچے کا جواب۔ دعوتِ عمل۔ خادم احمدیت کا نصب العین۔ وفات حضرت مصلح موعودؓ۔ مجلس علم و عرفان وغیرہ۔

یہ مجموعہ کلام جو زرِ کثیر خرچ کرکے خاص اہتمام کے ساتھ شائع کیا گیا ہے سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں ایک مفید اور قیمتی اضافہ ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اسے بکثرت خریدیں اور اپنی لائبریریوں میں رکھیں۔ کتاب کی قیمت چودہ روپے ہے۔ جناب فیض چنگوی صاحب (۸/۶۲۲۶ عزیز آباد کراچی نمبر ۳۸) کے علاوہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے بھی مل سکتی ہے۔

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ ماہ فروری ۱۹۷۷ء

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ فروری ۱۹۷۷ء مورخہ ۲ر فروری ۱۹۷۷ء کو سپرد ڈاک کیا گیا ہے جن خریداروں کو پندرہ فروری تک پرچہ نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

ضروری اطلاع

دفتری امور کے سلسلہ میں خاکسار سے خط و کتابت کرنے والے احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مَیں بعض جماعتوں میں دَورہ کرنے کے پروگرام کے باعث ۱۱ر فروری تا ۲۰ر فروری ۱۹۷۷ء مرکز سے باہر ہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

رضوان اینڈ برادرز
گولبازار ربوہ
عرق، شربت، مربّہ جات اور
صاف ستھری جڑی بوٹیوں کا مرکز

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴